اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ [illegible]
ششماہی ۔ [illegible]
سہ ماہی ۔ [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۷ شوال ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۸۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

291

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ دسمبر ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ؛

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے متعلق آج ۷ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ لیکن حالت وہی ہے ۔ جو کل تھی ۔ آج بخار ۱۰۰ ہی رہا ۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی علالت کی وجہ سے نظارت ضیافت کے فرائض ۸ ۔ جنوری ۳۹ء تک خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سر انجام دیں گے ۔ نیز ایک ماہ کے لئے نظارت تعلیم و تربیت و نظارت تالیف و تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے کے چارج میں رہیں گی ؛

ملک محمد عبداسعد صاحب مولوی فاضل کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں ۔ دعائے صحت کی جائے ؛

نظارت بیت المال کی طرف سے سید محمد لطیف صاحب اضلاع لدھیانہ امرتسر اور سیالکوٹ کی احمدی جماعتوں میں حسابات کی پڑتال اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے انتظامات کے سلسلہ میں بھیجے گئے ہیں ؛

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے محلہ دار الفضل میں مروجہ برقعہ کی اصلاح کے متعلق تقریر کی جس میں مستورات سے کہا گیا کہ کوئی ایسا برقعہ تجویز کریں جس میں شرعی پردہ کا مقصد بھی پورا ہو اور چلنے پھرنے میں بھی کوئی دقت نہ ہو ۔ اور صحت کے لئے بھی مضر نہ ہو ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آریہ مذہب کبھی دائمی زندگی حاصل نہیں کرسکتا

"کوئی مذہب ہو ۔ خواہ قوم ہو ۔ خواہ جماعت ہو ۔ بغیر روحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا ۔ جب تک خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پختہ نہ ہو ۔ کوئی مذہب دنیا میں کس طرح ٹھہر سکتا ہے ۔ چونکہ آریہ مذہب میں روحانیت نہیں ہے ۔ اس واسطے اس کا قیام محال ہے ۔ سارے انبیاء صرف خدا کو چاہتے تھے ۔ برخلاف اسکے ان کے پیٹ ہزاروں فریبوں سے بھرے ہوئے ہیں ۔ اور ان میں روحانیت کا کوئی حصہ نہیں ۔" (بدر ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء)

مسلمانوں کی افسوسناک حالت

"ایک مشہور لیڈر قوم کا ذکر تھا ۔ کہ وہ کہتا ہے کہ ان دنوں مسلمان وعظ کی مجلس میں نہیں آتے ۔ لیکن اگر رنڈیوں کا راگ ناچ ہو ۔ تو وہاں خوب جمع ہو جاتے ہیں ۔ حضور نے فرمایا ۔ یہ بات درست ہے ۔ لیکن اس کا اصل باعث واعظین کی حالت میں ہے ۔ آجکل کے وعظ کرنے والے ہی ایسے ہیں ۔ کہ وہ خود پرلے درجہ کے دنیادار اور بے عمل اور بدکار ہیں اور ان کے وعظ میں نہ کوئی تاثیر ہے ۔ اور نہ کوئی لذت ہے ۔ اور نہ کوئی کشش ہے ۔ برخلاف اس کے رنڈیوں کے راگ میں خراب کاروں کے واسطے ایک لذت ہے ۔ گو وہ ظاہری ہے ۔ اور بدی کی طرف ہے ۔ مگر لوگ ایک ظاہری لذت کی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں ۔ اگر واعظین کے وعظ میں کشش اور لذت ہوتی ۔ تو وہ سب کو کھینچکر اپنی طرف لے آتے ۔" (بدر ۲۱ ۔ جون ۱۹۰۶ء)

مخالفین کو مختصر اور مدلل جواب دینا چاہیئے

"مخالفین کی عادت ہے ۔ کہ خواہ مخواہ چھیڑ دیتے ہیں ۔ اور بعض ایسے شریر ہوتے ہیں ۔ کہ خود تو اعتراض کر دیتے ہیں ۔ اور جب دوسرا آدمی جواب دینے لگے ۔ تو کہہ دیتے ہیں ۔ کہ ہم تو کوئی اعتراض نہیں کرتے ۔ ہم نے تو یونہی ایک بات کہی تھی ۔ ہماری عادت تو بحث کرنے کی نہیں ۔ ایسے لوگ بڑے خبیث ہوتے ہیں ۔ ان کو ضرور جواب دینا چاہیئے ۔ اور مختصر جواب دینا چاہیئے ۔ تاکہ جلدی ان کو شرمندگی حاصل ہو ۔ علاوہ ازیں مختصر اور معقول جواب ہر امر کے واسطے یاد رکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ آج کل دنیادار دینی معاملات کی طرف توجہ نہیں رکھتے ۔ اور دینی باتوں کے سننے میں اپنا تضیع اوقات خیال کرتے ہیں ۔ پس ایسے لوگوں کو مختصر بات سنانی چاہیئے ۔ جو کہ فوراً ان کے دماغ میں چلی جائے ۔ اور اپنا اثر کر جائے ۔"

انبیاء علیہم السّلام کی سادگی

"خدا کی قدرت ہے ۔ کہ جس قدر انبیاء دنیا میں آئے ۔ وہ دنیاوی معاملات میں ایسے تھے ۔ کہ ان کو پانچ روپے کی بھی نوکری نہ مل سکتی ۔ مگر چونکہ وہ خدا کے بنے ۔ اس واسطے دین و دنیا میں وہ مالا مال ہو گئے ۔" (بدر ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربانیوں کے میدان میں اپنا قدم پیچھے نہ ہٹاؤ

"یاد رکھو مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں اگر ایک شخص پیچھے ہٹے اور دوسرا انہی حالات میں سے گزرتے ہوئے ثابت کر دے۔ کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مجبور ہیں انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں سے گزرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی اور کامیاب ہوئے" (حضرت امیر المومنین)

پس احباب اپنی مجبوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اشاعت احمدیت کے لئے اپنے مالوں کو راہ خدا میں پیش کریں۔ فنانشل سکرٹری

سیرۃ النبی کا مشاعرہ منسوخ

حضرت میر محمد اسحاق صاحب بستر علالت سے تحریر فرماتے ہیں۔

گو میں خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے خطرہ کی حالت سے بقول ڈاکٹروں کے نکل چکا ہوں۔ لیکن ابھی بیمار ہوں اسی بیماری کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ کی ہیڈ ماسٹری۔ نظارت ضیافت میں ناظر ضیافت اور افسر جلسہ کے عہدوں سے رخصت پر ہوں۔ انشاء اللہ ایک ماہ تک میں کام کرنے کے قابل ہو سکوں گا۔ چونکہ مشاعرہ کا انتظام بہت بڑی توجہ اور محنت اور چلنے پھرنے کو چاہتا ہے۔ اس لئے میں یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ مشاعرہ منعقد نہیں ہوگا۔

نواب اکبر یار جنگ بہادر کی علالت

نواب اکبر یار جنگ بہادر (مولوی غلام اکبر خان صاحب) حیدر آباد چند روز سے علیل ہیں۔ خرابیٔ معدہ و جگر حکماء نے تشخیص کی ہے۔ احباب جماعت صاحب موصوف کی صحت و عافیت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

مینیجر اراضیات کی ضرورت

اراضیات سندھ میں فوری طور پر ایک ایسے مینیجر کی ضرورت ہے۔ جو زمیندارہ کام سے اچھی طرح واقف ہو اور تجربہ بھی رکھتا ہو۔ ماتحتوں سے کام لینے اور افسروں سے ملنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں معرفت مینیجر الفضل بھیجی جائیں۔ عمر۔ تعلیم سابقہ کام کے تجربہ خصوصاً نہری زمینوں پر کام وغیرہ کے متعلق تفصیلی ذکر ہو۔

احباب وی۔پی وصول فرمالیں

جن خریداران الفضل کی فہرست الفضل ۲۷۴ و ۲۷۶ میں شائع ہوئی تھی۔ ان کے نام حسب اعلان ۸ دسمبر کو وی۔پی کر دیئے گئے ہیں۔ اس تاریخ تک جن احباب نے وی۔پی رکوانے کی اطلاع دفتر میں ارسال کی تھی ان کے نام وی۔پی نہیں کئے گئے۔ انہیں چاہیئے کہ حسب وعدہ جلد قیمت ادا فرمائیں۔ اسی طرح ایسے اصحاب کو بھی وی۔پی نہیں بھیجے گئے جو عام طور پر بذریعہ دفتر محاسب یا بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدیا کرتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ وی۔پی پہونچنے پر وصول فرمالیں۔ ۷ دسمبر کے بعد جو اطلاعات وی۔پی روکنے کے متعلق دفتر میں موصول ہونگی ان کی تعمیل نہیں ہو سکے گی۔ الفضل کو روزمرہ کے اخراجات کے لئے چونکہ روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ لہذا احباب کو وی۔پی ضرور وصول فرمالینے چاہئیں۔ اور دفتر کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ جو احباب اس امر کے باوجود کہ انہوں نے وی۔پی روکنے کے لئے مقررہ تاریخ کے بعد دفتر کو اطلاع نہیں دی وی۔پی واپس کر دیں گے۔ وہ یقیناً دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہوں گے۔ امید ہے احباب وی۔پی وصول فرما کر ہمیں ممنون فرمائیں گے۔ خاکسار مینیجر الفضل

دردِ دل کا اظہار

اٹھو سونے والو! سحر ہوگئی ہے
یہ دنیا ادھر سے ادھر ہوگئی ہے

ابھی تک نہیں خوابِ غفلت سے جاگے
تو پہلے سے حالت بتر ہوگئی ہے

بڑھے جارہے ہیں فدایانِ ملت
تری سوتے سوتے بسر ہوگئی ہے

جو کاکُل تھے کل۔ آج کیا دیکھتے ہیں
وُہ زلفِ رسا تا کمر ہوگئی ہے

اٹھو نوجوانو! کہ اب فرض و لازم
یہ تبلیغ ہر ایک پر ہوگئی ہے

نمازوں سے روزوں سے بوڑھے ہیں نا سر
تو نزدیک فتح و ظفر ہوگئی ہے

دسمبر کے جلسے کی تیاریوں میں
منور زمیں سر بسر ہوگئی ہے

چلو قادیاں کو۔ چلو قادیاں کو
بہت سو چکے دوپہر ہوگئی ہے

مسیحِ زماں آ کے جا بھی چکا ہے
جو تھی آخری توپ سر ہوگئی ہے

مریضِ شبِ ہجر پر حق کی رحمت
بچارے کی حالت دگر ہوگئی ہے

"رخ و زلف" کی یاد "شام و سحر" ہے
یونہی عمر اپنی بسر ہوگئی ہے

نہ گھبراؤ واعظ اسے پی بھی جاؤ
پرانی ہے اب بے ضرر ہوگئی ہے

پلادے مجھے اوک ہی سے پلادے
کہ سنتا ہوں مے تیز تر ہوگئی ہے

نہ مٹنے کی خواہش نہ پینے سے مطلب
کہ مدہوشیوں میں گزر ہوگئی ہے

مجھے تلخ کامی کا شکوہ ہی کیا ہو
یہ جاں ان سے شیر و شکر ہوگئی ہے

نگاہِ کرم پر دل و جان صدقے!
رقیبوں پہ کیوں مختصر ہوگئی ہے

پڑا رہنے دے اپنے وصاوت کو ڈر پر
بجلی خوں ہوا جاں ہدر ہوگئی ہے

پہنچنے نہ پائے کہ روند سے گئے ہیں
خدا جانے کس کی نظر ہوگئی ہے

زمانہ کی گردش سے کیا پیش آیا
وُہ دُنیا ہی زیر و زبر ہوگئی ہے

نہ اگلی سی باتیں نہ پچھلی سی راتیں
دگر صورتِ بحر و بر ہوگئی ہے

پریشان و حیران و گریاں و بریاں!
طبیعت ہی ایسی۔ مگر۔ ہوگئی ہے

بنائے نہیں بنتی بگڑی ہے ایسی
سنورتے سنورتے بتر ہوگئی ہے

بجھائے نہیں بجھتی ایسی لگی ہے
جو شعلہ تھی پہلے شرر ہوگئی ہے

بلالو تو حاضر۔ بھلا دو تو غائب
یہ اس مبتدا کی خبر ہوگئی ہے

وَمَا اَنَا قُلْتُ کی بحثوں کو چھوڑا
مشغول بھی اک مختصر ہوگئی ہے

گناہوں کی گٹھڑی ہے بوجھل الٰہی
مری زندگی اب دو بھر ہوگئی ہے

تری رحمتوں کا بھروسہ ہے مولےٰ
سیہ کاریوں میں بسر ہوگئی ہے

نہیں زادِ راہ پاس لمبا سفر ہے
مری روح فکروں کا گھر ہوگئی ہے

یہ ٹوٹی ہوئی توبہ کے ٹکڑے ساقی
چبھن ان کی داغِ جگر ہوگئی ہے

ملے گی کبھی تو مجھے داد جپ کی
مری آہ گو بے اثر ہوگئی ہے

ہوئے بال چٹے تو اکمل سمجھ لے
کہ اب سونا کیسا! سحر ہوگئی ہے

گزارش احوال:۔ گزشتہ تیرہ چودہ روز درد دنداں۔ انفلوئنزا بخار سے بیمار تھا۔ اور ابھی طبیعت ناساز ہے۔ انہی ایام میں پرسوں صبح کی نماز کے لئے جگانے والی پارٹی گزری تو مجھے اس نظم کی تحریک ہوئی۔ جوش بخار میں بہت کچھ کہہ گیا۔ مگر لکھنے کے وقت یہی یاد رہ گیا۔ نیاز مند اکمل عفا اللہ عنہ

درخواست دعا:۔ چوہدری عبدالرشید صاحب بی۔اے قادیان ابن ڈاکٹر نور بخش صاحب مرحوم بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ شوال ۱۳۵۷ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور امنِ عالم

قیامِ امن کے متعلق اسلام کے پُرحکمت اصول اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے امسال سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے لئے جن کا انعقاد ۱۱ر دسمبر کو ہوگا "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور امنِ عالم" کا موضوع تجویز کیا گیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۳۵ء کے جلسہ سالانہ میں اس موضوع پر ایک نہایت مبسوط تقریر فرمائی تھی۔ مگر وہ تقریر چونکہ ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ اس لئے ان احباب کے افادہ کیلئے خصوصاً جو اس موضوع پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں تقریر کرنے والے ہوں۔ اور دیگر اصحاب کے لئے عموماً سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تقریر اور بعض دیگر تحریرات کی روشنی میں ذیل کا مضمون مرتب کیا گیا ہے:۔

مختلف ممالک کی حربی تیاریاں

آج دُنیا پر نگاہ دوڑا کر دیکھو مختلف ممالک میں حربی تیاریاں اپنے پورے زور شور سے شروع ہیں۔ کمزور اور نہتے لوگ جابر وظالم بادشاہوں کے رحم پر اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔ اور امن کے وُہ ایسے ہی متلاشی ہیں۔ جیسے ایک پیاسا شدتِ پیاس کی حالت میں پانی کے ایک گھونٹ کو ترس رہا ہوتا ہے۔ عیش وعشرت کے تمام سامان موجود ہیں۔ تفریح کے تمام اسباب میسر ہیں۔ مگر دلوں کا امن بے چینی سے بدلا ہوا ہے اطمینان اور سکون کہیں ڈھونڈے بھی نہیں ملتا۔ ہٹلر کی گرج دلوں کو کپکپا دیتی ہے۔ مسولینی کے عزائم لوگوں کو پریشان کئے ہوئے ہیں۔ اور جاپان کی چین پر یورش سب کے سامنے ہے غرض ملک ملک پر اور حکومت حکومت پر بدظن ہے۔ آپس میں صلح بھی ہوتی ہے تو دل ڈر رہے ہوتے ہیں۔ کہ کہیں اس صلح کی تہ میں کوئی خاص چال نہ چلی جا رہی ہو۔ یہ بد امنی کا دَور کسی نہایت ہی مہلک صورت حالات پر منتج ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ مگر آہ لوگ امن کو ڈھونڈیں تو کہاں۔ ان حکومتوں کا جو مذہب ہے وُہ امن کے ذرائع بیان کرنے سے عاجز ہے۔ اور اسلام جو تمام مشکلات کا حل اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کی تعلیم سے وُہ غافل وبیگانہ ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان کی کشتئ حیات حوادث کے متلاطم سمندر میں ہچکولے کھا رہی ہے۔ کبھی وہ ایک بات کو اختیار کرتی ہیں۔ اور کبھی دوسری کو مگر نہ انہیں اس طرف چین ملتا ہے۔ اور نہ اس طرف۔ اور چین ملے بھی تو کیونکر جبکہ وُہ اس تعلیم سے بے خبر ہیں۔ جو دُنیا میں حقیقی معنوں میں امن قائم کر سکتی ہے۔ اور جو دُنیا میں رہتے ہوئے انسانوں کو جنت میں داخل کر دیتی ہے:۔

امن کا علمبردار صرف اسلام ہے

ہمارا دعوےٰ ہے۔ اور ہم اپنے اس دعوےٰ کو دلائل وبراہین کی روشنی میں ہر وقت ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے قیامِ امن کے صحیح ذرائع دُنیا کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اور صرف اسلام ہی وُہ مذہب ہے جس کی تعلیم اپنے اندر یہ خصوصیت رکھتی ہے۔ کہ اس پر چل کر نہ ظالم ظلم کر سکتا ہے اور نہ مظلوم کی حق تلفی ہو سکتی ہے۔ وہ آقا اور غلام اور خادم اور مخدوم اور بادشاہ اور رعایا سب کے حقوق کا یکساں خیال رکھتا اور سب کی مشکلات کا صحیح حل دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور کیوں ایسا نہ ہو۔ جبکہ اسلام کا نام ہی اس کے کام کا زبردست شاہد ہے۔ چنانچہ دیکھ لو اسلام جس کی اہمیت اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے الفاظ میں واضح کی گئی ہے۔ اس کا نام ہی سلامتی سے مشتق ہے۔ اور یہ نام ہر شخص کو کھول کھول کر بتا رہا ہے۔ کہ اگر سلامتی چاہتے ہو۔ اگر امن کے دلدادہ ہو۔ اگر لڑائی جھگڑوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہو۔ تو آؤ۔ اور میرے قلعہ میں پناہ گزین ہو جاؤ۔ پھر اسلام نے اپنے ماننے والوں کا نام مسلم رکھا۔ اور ایک مسلمان کی تعریف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ کی کہ من سلم من لسانہ ویدہ الناس کہ مسلمان وُہ ہے۔ جو صلح کا علمبردار ہو۔ جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے لوگ ہمیشہ امن میں رہیں۔ اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ پھر جس خدا کی طرف اسلام نے لوگوں کو بُلایا۔ اس کا ایک نام بھی وُہ اَلسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُہَیْمِنُ رکھتا۔ اور بتاتا ہے۔ کہ اسلام کا خدا ہی سلامتی اور امن دینے والا۔ اور ہر شر سے لوگوں کو بچانے والا ہے۔

اسی طرح فرماتا ہے۔ ہم نے اے رسول تجھے مبعوث ہی اس لئے کیا ہے لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ۔ تا تو لوگوں کو اُن خطرات سے قبل از وقت آگاہ کر دے۔ جو ان کو ہلاک کرنے والے اور ان کے امن کو بے چینی سے بدلنے والے ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ دیکھو ہماری اس بات کو معمولی نہ سمجھو۔ بلکہ یقین رکھو۔ کہ يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ کہ اس کتاب کی تعلیمات پر اگر دُنیا عمل کرے تو وُہ امن اور سلامتی کی راہوں پر چل پڑے۔ اور ظلمات سے نکل کر نور کی پُرفضا وادی میں اپنا قدم رکھنے لگ جائے۔

دُعائے سلامتی

292

پس اسلام کا نام ہی بتا رہا ہے۔ کہ اس کا مقصدِ وحید امنِ عالم قائم کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک مسلمان جب بھی اپنے دوسرے بھائی سے ملتا ہے۔ اسے السلام علیکم کہتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہوتا ہے۔ تو اس وقت بھی اپنے دائیں بائیں بیٹھنے والوں کو سلامتی ہی کی دُعا دیتا ہے پس اسلام نے قیامِ امن کو اس قدر اہمیت دی ہے۔ کہ اپنے نام میں ہی یہ حقیقت مخفی رکھ دی۔ کہ اس کا کام دُنیا میں امن قائم کرنا ہے۔ اور پھر تفصیلات میں تو اس نے نہایت وضاحت سے قیامِ امن کے ذرائع بتائے ہیں۔ اور درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان احسانات میں سے جو آپ نے بنی نوع انسان پر فرمائے۔ ایک عظیم الشان احسان یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے قیامِ امن کے سامان دُنیا کے سامنے پیش کئے۔

لڑائی کیوں ہوتی ہے

اس موضوع کی اور تفصیلات بیان کرنے سے قبل اسلام نے سب سے پہلے یہ بات بنی نوع انسان کے سامنے رکھی ہے۔ کہ تم غور کرو۔ لڑائی ہوتی کیوں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ اسلام کا یہ وصف ہے کہ وُہ بدی کی جڑ کو کاٹتا ہے۔ وہ صرف یہ نہیں کہتا کہ بدنظری نہ کرو بلکہ وُہ یہ کہتا ہے کہ بدنظری کیوں پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے موجبات کیا ہوتے ہیں۔ اور پھر حکم دیتا ہے۔ کہ ان موجبات کو بند کرو۔ اسی طرح اسلام نے صرف یہ نہیں کہا کہ امن قائم کرو بلکہ وہ کہتا ہے تم اس امر پر غور کرو کہ لڑائی اور جھگڑے ہوتے کیوں ہیں۔ چنانچہ جس قدر محرکات امن عالم کو تباہ کرنے کے ہیں ان سب کا اسلام نے ذکر کیا۔ اور ان سب سے بچنے کی بنی نوع انسان کو نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ اسلام اس ضمن میں پہلی بات یہ بتاتا ہے کہ لڑائی کی تحریک ہمیشہ حملہ کرنے والی کی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ بعض دفعہ اس کی طرف سے بھی ہو جاتی ہے۔ جس پر حملہ کیا گیا ہو مثلاً اگر ایک قوم اپنی حفاظت کا مناسب سامان نہیں کرتی تو وہ اپنے عمل سے دوسری قوم کو دعوت دیتی ہے کہ مجھ پر حملہ کرو پس جنگ کے محرکات دونوں طرف سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ اسلام ایک کامل ترین مذہب ہے۔ اس لئے اس نے ان دونوں محرکات و موجبات کا انسداد کیا ہے۔

(۱) جنگ کا پہلا محرک لالچ ہے

اسلام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ وہ اسباب جو حملہ کرنے والے کے لئے بعض دفعہ محرک بن جاتے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا سبب لالچ ہے۔ ایک قوم جب دیکھتی ہے کہ دوسری قوم کے پاس بہت زیادہ علاقہ یا بہت زیادہ مال ہو تو وہ چاہتی ہے کہ اس پر حملہ کر کے اس کا کچھ علاقہ اپنے ساتھ شامل کرے۔ یا اس پر حملہ کر کے اس کے اموال پر قبضہ کرے یہ لالچ اور حرص کیا ہے دراصل اسی دنیا میں ایک دوزخ ہے۔ ہر وقت دل میں یہ آگ لگی رہتی ہے۔ کہ یہ چیز بھی میرے پاس ہو۔ وہ چیز بھی میرے پاس ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانی لالچ اور حرص کا نقشہ ایک حدیث میں خوب کھینچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں اگر کسی انسان کے پاس مال کی دو وادیاں بھری ہوئی ہوں۔ تو وُہ ان پر قناعت نہیں کرے گا۔ بلکہ ضرور ویسی ہی ایک تیسری وادی کا بھی طالب ہوگا۔ ولایملاء جوف ابن اٰدم الا التراب ابن آدم کا پیٹ قبر ہی بھرے تو بھرے۔ مال اس کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ یہی لالچ ہے جو لڑائیوں کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور یہی حرص ہے جو انسان کو آمادہ جنگ کر دیتی ہے۔ اسلام اس سے بنی نوع انسان کو سختی کے ساتھ روکتا اور فرماتا ہے۔ لا تمدن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجا منھم (طٰہٰ ع ۸) کہ دیکھو تمہارے ارد گرد جو قومیں ہیں۔ ان کی طرف لالچ کی نگاہ سے مت دیکھو اسی طرح فرماتا ہے ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علیٰ بعض (نساء ع ۵) اگر بعض کو تم پر فضیلت حاصل ہے تو لالچ سے اس فضیلت کو چھیننے کی کوشش مت کرو۔ کیونکہ نظام عالم کبھی قائم نہیں رہ سکتا جب تک بعض کو تم پر فضیلت حاصل نہ ہو۔ غرض اسلام لالچ سے بنی نوع انسان کو روکتا اور اس طرح بدی کے اس پہلے دروازہ کو بنی نوع انسان پر کلیۃً بند کر دیتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اسلام بتاتا ہے کہ یہ لالچ اس وقت تک انسانی طبیعت میں سے دور نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسے بعث بعد الموت پر یقین نہ ہو۔ درحقیقت دنیا طلبی کی آگ محض اسی لئے بھڑکتی ہے کہ انسان خیال کرتا ہے بس یہی دنیا ہے جتنا ہم نے فائدہ اٹھانا ہے اٹھالیں مر گئے تو خاک کا ڈھیر ہو جائیں گے۔ پھر ہم نے کہاں واپس آنا ہے۔ جیسے بابر کے متعلق کہتے ہیں کہ اس نے کہا ؎

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

حیات بعد الموت کا عقیدہ

پس لالچ اور حرص کی بڑی وجہ حیات بعد الموت پر عدم ایمان ہے۔ اسی لئے اسلام نے بعث بعد الموت پر بہت ہی زور دیا ہے۔ اور بار بار فرمایا ہے کہ کفار یہ کیا کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ بلیٰ وربی لتبعثن ثم لتنبؤن بما عملتم وذالک علی اللہ یسیر۔ خدا کی قسم تم ضرور زندہ کئے جاؤ گے۔ اور یہ ہم پر کوئی مشکل نہیں۔ شائد تم خیال کرتے ہو کہ مرنے کے بعد خدا کے لئے زندہ کرنا بڑا مشکل ہوگا نہیں ایسی ہرگز بات نہیں۔ ہم اپنی ذات کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ تمہیں ضرور ایک اور زندگی دی جائے گی۔ پس جبکہ انسان کے لئے ایک اور بڑی زندگی ابھی باقی ہے۔ اور وہی حقیقی حیات ہے تو کیوں انسان حرص اور لالچ سے اس چند روزہ حیات میں اپنی روح کو خراب کرے؟ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ لالچ کا علاج یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو اصحاب القبور میں سے سمجھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور اور حق یہی ہے۔ کہ اگر بنی نوع انسان اپنی نگاہ کو بلند رکھیں اور حرص و ہوا کو ترک کر دیں تو لڑائی جھگڑوں کا دروازہ بہت حد تک بند ہو سکتا ہے۔

(۲) اپنے تمدن کو دوسروں میں رائج کرنا

جنگ کا دوسرا محرک یہ امر ہوتا ہے۔ کہ ایک قوم اپنی کلچر اپنی تہذیب اور اپنے تمدن کو اعلےٰ اور فائق سمجھ کر کسی دوسری قوم میں اس کلچر کو جاری کرنا اور اسے اپنے تصرف اور دبدبہ میں لانا چاہتی ہے۔ اس کی موٹی مثال اٹلی کا ابی سینیا پر حملہ ہے تمام دنیا جانتی ہے کہ اٹلی نے ابی سینیا پر حملہ کیا مگر یہ کہتے ہوئے حملہ کیا کہ چونکہ ابی سینیا والے وحشی ہیں اور تہذیب و تمدن سے کلیۃً نا آشنا۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ انہیں مہذب بنائیں اور انہیں بھی تہذیب اور شائستگی کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کریں۔ پس انہوں نے حملہ تو کیا مگر بظاہر لالچ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ وُہ اپنی کلچر کو اعلیٰ سمجھتے تھے اور چاہتے تھے کہ ابی سینیا میں اسے رائج کریں۔ اسلام لڑائی کے اس محرک کو بھی سخت ناپسند کرتا اور فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم۔ کہ اے مومنو تم میں سے کوئی قوم کسی دوسری قوم کو اپنے تصرف اور دبدبہ کے ماتحت اس خیال کے نتیجہ میں نہ لائے کہ میں اس سے اعلیٰ ہوں۔ پھر اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم یعنی ممکن ہے اس کی اپنی تہذیب کی خامیاں کل ظاہر ہو جائیں۔ اور جسے یہ حقیر اور ذلیل سمجھتا تھا۔ اس کی تہذیب کی خوبیاں ظاہر ہو جائیں۔

اسی طرح فرماتا ہے۔ تلک الایام نداولھا بین الناس اپنی کلچر اور تہذیب کو اعلےٰ سمجھ کر زبردستی اُسے دوسروں میں رائج کرنا درست نہیں۔ یہ ترقی اور تنزل کے دن بدلتے رہتے ہیں۔ ایک قوم ممکن ہے آج دوسری قوموں کو حقیر سمجھ کر فساد کا کوئی بیج ڈال دے۔ مگر کل اس کی باری آجائے جسے حقیر سمجھا جاتا ہے۔ پس یہ طریق بھی ایسا ہے جسے اسلام ناپسند کرتا ہے۔ اور اس طرح وہ ان حکومتوں کے ہاتھوں کو بھی بند کر دیتا ہے۔ جو اپنی کلچر کو اعلےٰ سمجھ کر دوسری گری ہوئی قوموں میں اسے جاری کرنے کے بہانہ سے لڑائیاں اور فساد کرتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) مذہبی اختلاف

جنگ کا نمبر ۳ عظیم الشان محرک

مذہبی اختلاف ہوتا ہے۔ مگر اس اختلاف کی کئی شقیں ہیں۔

ا۔ کبھی یہ اختلاف اس رنگ میں ہوتا ہے۔ کہ لوگ دوسرے مذاہب کے بانیوں کو بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمارے سوا خدا تعالےٰ کو اور کوئی قوم عزیز نہیں ہوئی۔ اب یہ خیال کہ خدا تعالےٰ کو کوئی خاص قوم پیاری ہے۔ اور باقی تمام لوگ ازل سے اس کے دروازہ سے دھتکارے ہوئے ہیں۔ اور ان میں کبھی کوئی خدا تعالےٰ کا برگزیدہ مبعوث نہیں ہوا۔ ایک ایسا خیال ہے جسے عقل بالکل دھکے دیتی ہے۔ کیونکہ ہر شخص خواہ وہ کسی مذہب وملت اور کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ اپنا حق خدا تعالےٰ پر ویسا ہی سمجھتا ہے۔ جیسا کہ دوسرا۔ پس جب وہ سنتا ہے۔ کہ دوسرے لوگ اسے بالکل ہی جھوٹا سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے مذہب سے کبھی محبت کی ہی نہیں۔ تو اس کے دل میں جذبۂ منافرت موجزن ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح دو قوموں کے دلوں میں منافرت کا بیج بو یا جاتا ہے۔ اسلام نے اس جھگڑے کو کلیتہً بند کر دیا۔ اور فرمایا۔ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ۔ دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا تعالےٰ کا کوئی نہ کوئی نذیر نہ آیا ہو۔ اسی طرح لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ کے الفاظ میں مومنوں سے یہ اقرار لیا۔ کہ وہ تمام رسولوں پر یکساں ایمان رکھیں اور تمام انبیاء کے تقدس اور مقام بلند کو قبول کریں۔ اس تعلیم کے ماتحت جب ایک ہندو ہم سے پوچھے کہ تم رام چندر جی کو کیا سمجھتے ہو۔ اور ہم کہیں۔ کہ ہم انہیں خدا تعالےٰ کا بزرگ سمجھتے ہیں۔ تو بتاؤ۔ وہ ہندو ہم سے ناراض کس طرح ہو سکتا ہے اسی طرح جب ہم ہر قوم کے مسلمہ بزرگوں کو بزرگ تسلیم کریں گے۔ تو لازماً دلوں میں محبت پیدا ہوگی۔ اور وہ جذبہ جو ایک دوسرے کے عیوب نکالنے سے قلوب میں موجزن ہوتا ہے۔ اور جو بہت سی لڑائیوں۔ اور فسادات کا محرک ہوتا ہے۔ پیدا ہی نہیں ہوگا اور اس طرح لڑائی جھگڑے کے رونما ہونے کا دروازہ کبھی نہیں کھلے گا۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ تعلیم دے کر کہ ہر قوم کے بزرگوں کا ادب کرو۔ قیام امن کا ایک وسیع دروازہ بنی نوع انسان پر کھول دیا ہے۔

۲۔ مذہبی اختلاف کی دوسری شق یہ ہے۔ کہ انسان کسی قوم کے بزرگوں کو تو برا بھلا نہیں کہتا۔ لیکن اس کے اصول کو برا کہتا ہے۔ اسلام نے اس سے بھی روکا ہے چنانچہ فرمایا۔ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ کہ دوسرے مذاہب والے جنہیں عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مثلاً بت وغیرہ تمہارا یہ کام نہیں۔ کہ انہیں سخت الفاظ سے مخاطب کرو۔ کیونکہ اس طرح ان لوگوں کے دل دکھیں گے اور وہ بھی تمہارے اصول کو برا بھلا کہیں گے۔ اور اس طرح تعصب میں مبتلا ہو کر فساد شروع ہو جائیگا غرض ایک طرف تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ تعلیم دی۔ کہ دوسرے مذاہب کے جو بزرگ سچے ہیں۔ ان تمام کو مان لو۔ اور دوسری طرف چونکہ بعض اصول اور فروعات میں اختلاف تھا۔ اس لئے فرمایا۔ کہ جو باتیں ان میں غلط طور پر رائج ہو گئی ہیں۔ ان کے متعلق بھی سخت کلامی نہ کرو۔ کیونکہ اس طرح لڑائی ہوتی ہے۔

پس حد سے بڑھی ہوئی نکتہ چینی اور ایسے مباحثات جو کسی فریق کے لئے انتہائی طور پر دل آزادی کا موجب ہوں۔ وہ قرآنی تعلیم کے ماتحت ممنوع ہیں۔ ہاں جائز۔ اور مناسب تنقید سے اسلام منع نہیں کرتا۔

تیسری شق اسلام نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ بعض دفعہ لڑائی جھگڑا اس لئے پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ انسان دوسرے مذہب کے متعلق یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ وہ قطعاً جھوٹا ہے۔ اور اس میں کوئی خوبی نہیں۔ فرماتا ہے۔ یہ خیال بھی درست نہیں بلکہ اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ وَّهُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ کہ دیکھو۔ یہ کیسے تعجب کی بات ہے یہودی کہتے ہیں۔ عیسائیوں میں کوئی خوبی نہیں۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہود میں کوئی خوبی نہیں۔ حالانکہ یہ دونوں ایک ہی کتاب یعنی بائیبل پر ایمان رکھتے ہیں۔ یا یہ کہ یہ دونوں الٰہی کتاب پڑھتے ہیں۔ یعنی جبکہ یہ کتاب الٰہی پڑھتے ہیں۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہر چیز میں خواہ وہ بظاہر کس قدر بری نظر آئے خوبیاں بھی ہوتی ہیں۔ اور اگر کوئی چیز بالکل بے فائدہ ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے وہ مٹا دی جاتی ہے چنانچہ قرآن کریم نے اَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ میں اسی اصل کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جو مذاہب ایک عرصہ دراز سے دنیا میں قائم ہیں وہ ضرور خدا تعالےٰ کے ہاتھ سے قائم کئے گئے ہیں اور ضرور اب تک ان میں بعض خوبیاں پائی جاتی ہیں ورنہ یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ وہ دنیا میں قائم رہ سکیں۔ کیونکہ پھر ان کی حیثیت جھاگ کی طرح رہ جائے۔ اور جھاگ کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔

پس قیام امن کے سلسلہ میں اسلام نے ایک تعلیم یہ بھی دی۔ کہ دوسرے مذاہب کی خوبیوں کا اعتراف کیا جائے۔

چوتھی شق مذہبی برتری قائم کرنا ہے۔ یعنی بعض دفعہ اس لئے جنگ ہوتی ہے۔ کہ ایک قوم زبردستی دوسری سے اپنا مذہب منوانا چاہتی ہے اسلام اس سے بھی روکتا۔ اور فرماتا ہے۔ لَاۤ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ یعنی اگر ایک مذہب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ تو بہر حال وہ پھیل کر رہیگا اسے زبردستی منوانا تو انتہائی بے وقوفی ہے۔ جب خدا تعالےٰ اپنا مذہب کسی سے زبردستی نہیں منواتا تو کسی اور کے لئے زبردستی کرنا کس طرح جائز ہے۔ اور اگر وہ مذہب خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ تو اس کے متعلق اکراہ سے کام لینا اور زیادہ حماقت ہے۔

پس مذہبی برتری قائم کرنے کے جذبہ کے ماتحت لڑائی کرنا بھی اسلام ناپسند کرتا ہے۔ اور اس طرح جنگ کے اس دروازے کو بھی بند کرتا ہے۔

293

پانچویں شق تبلیغ میں ناواجب طرزِ کلام۔ یا ناواجب طرزِ عمل سے کام لینا ہے۔ اس ذریعہ سے بھی آپس میں جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ دوسرے کے دل کو قابو کیا جائے۔ الٹا باہمی شقاق اور عداوت کی خلیج وسیع ہو جاتی ہے۔ اسلام اس امر کی طرف بھی بنی نوع انسان کو توجہ اور فرماتا ہے:۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ کہ حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ تبلیغ کرو۔ اور اگر کبھی مجادلہ اور مباحثہ کی نوبت آئے۔ تو ہمیشہ احسن طریق اختیار کرو۔ تاکہ باتوں سے بڑھ کر لاتوں تک نوبت نہ پہونچ جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھٹی شق قیام امن کی اسلام نے یہ اختیار کی کہ جن باتوں میں مذاہب کا آپس میں اشتراک ہے۔ ان میں اس نے بنی نوع انسان کو یہ تعلیم دی ہے کہ انہیں باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے بطور اساس قرار دے دیا جائے۔ مثلاً اہل کتاب کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواءٍ بیننا و بینکم الا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرک بہ شیئاً۔ یعنے اے اہل کتاب جب وحدانیت کا عقیدہ ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ تو آؤ اسی عقیدہ کو باہمی صلح کی بنیاد قرار دے کر ہم آپس میں محبت سے رہیں۔ اور لڑائی جھگڑے سے بچیں۔ مگر افسوس اسلام نے تو دوستی اور محبت کا ہاتھ ہر قوم کی طرف بڑھایا۔ مگر دوسروں نے اس کی کوئی قدر نہ کی۔ حالانکہ اگر تمام مذاہب کے پیرو اسی رواداری سے کام لیں جو اسلام نے سکھائی ہے تو دنیا میں کبھی کوئی مذہبی جنگ نہ ہو۔

ساتویں شق اسلام نے اس ضمن میں یہ پیش فرمائی ہے۔ کہ اس نے نہ صرف یہ تعلیم دی۔ کہ ہر قوم میں نبی آئے۔ اور نہ صرف یہ کہا کہ ہر مذہب میں کچھ نہ کچھ خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ اس نے یہ تعلیم بھی دی ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والوں میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جو اس مذہب کو ضد اور شرارت کی وجہ سے نہیں بلکہ واقعہ میں سچا سمجھ کر مان رہے ہوتے ہیں۔ گویا ایک نیکی کی تڑپ ہے جو اکثر انسانوں کے دلوں میں کام کر رہی ہوتی ہے۔ اور گو وہ غلطی پر ہوں مگر ان کی یہ سعی نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے۔ کہ اسلام شرک کا شدید مخالف ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں ایک دفعہ عیسائی آئے اور وہ آپ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ ان کی عبادت کا وقت ہوگیا۔ معلوم ہوتا ہے وہ اتوار کا دن تھا۔ وہ اٹھ کر باہر جانے لگے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہاں ہی عبادت کر لو چنانچہ انہوں نے صلیب وغیرہ اپنے سامنے رکھی۔ اور اپنے طریق پر عبادت کر لی اب بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں انہیں بتوں کی پوجا کرنے کی اجازت دے دی۔ حالانکہ اس کی تہ میں جو بات کام کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھتے تھے۔ یہ لوگ سچے دل سے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ایسا کر رہے ہیں پس آپ نے ان کی اس تڑپ کی قدر کی۔ اور مسجد میں انہیں اپنی طرز پر عبادت بجالانے کی اجازت دے دی۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہ اصل بھی دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ کہ ہر مذہب میں نیک نیتی سے ماننے والے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور اس لئے وہ اس قابل ہوتے ہیں کہ ان سے محبت کی جائے نہ کہ لڑائی جھگڑا اور فساد برپا کیا جائے۔

اسلامی تعلیم کا خلاصہ

غرض چونکہ بہت سی لڑائیاں مذہبی اختلافات کی بناء پر ہوتی ہیں اور اس لئے ہوتی ہیں۔ کہ ایک مذہب کے ماننے والے دوسرے مذاہب کے متبعین کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے۔ اس لئے اسلام نے (۱) جبر سے کسی کو اپنے مذہب میں داخل کرنا حرام قرار دیا۔ اور من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر کی تعلیم دی۔ اس کے مقابلہ میں صرف عقلی دلائل اور روحانی اثرات سے کام لینا ضروری قرار دیا۔

(۲) دوسرے مذاہب کی نسبت اپنے پیرووں میں نفرت پیدا نہیں کی۔ بلکہ ان کی محبت کو بڑھایا مثلاً (ا) حکم دیا کہ تمام کتب سابقہ الہامیہ پر ایمان لایا جائے (ب) تمام مذاہب کے متعلق یہ تسلیم کیا جائے کہ وہ اپنے وقت پر سچے تھے۔ (ج) تسلیم کیا جائے کہ اگرچہ گزشتہ مذاہب میں لوگوں نے بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملادی ہیں۔ مگر پھر بھی حق اور راستی کی بہت سی باتیں اب تک ان میں موجود ہیں (د) دوسرے مذاہب کی خوبیوں کا اعتراف کیا جائے مثلاً ذالک بان منھم قسیسین و رھباناً و انھم لا یستکبرون (ھ) یہ تعلیم دی کہ ہر قوم اور ہر ملک میں خدا کے رسول اور ہادی آئے ہیں (و) اسلام نے خدا کو رب العالمین کہہ کر اسے تمام مذاہب اور اقوام کا خدا تسلیم کیا ہے۔ اور اس طرح انسانی اخوت کی عظیم الشان بنیاد ڈال دی ہے (ز) اسلام کو کوئی نیا مذہب نہیں ٹھہرایا بلکہ بتایا کہ اس کی بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس نے دیگر تمام مذاہب کی خوبیاں اپنے اندر جمع کر لی ہیں فرمایا فیھا کتبٌ قیمۃ (ح) مذہبی طور پر اسلام نے جملہ ہادیان مذاہب کی عزت کو محفوظ کر دیا۔ (ط) تبلیغ پُر امن طریقوں سے کرنے کا حکم دیا۔ (ی) آزادیٔ ضمیر انسانی کو تسلیم کیا۔ (ک) غیر مذاہب کی حکومت ہو تو اس کی اطاعت فرض قرار دی اور بغاوت کو حرام قرار دیا۔ (ل) اسلامی حکومت کے زیر غیر مسلم رعایا کے حقوق کو ذمۃ اللّٰہ اور ذمۃ الرسول قرار دیا (م) اخوت اسلامی کے خاص دائرہ کے علاوہ اخوت انسانی کے اصل کو تسلیم کیا۔ اور کسی قوم اور نسل کو ذلیل نہیں ٹھہرایا بلکہ نیکی اور تقوے پر انسانی عزت کی بنیاد رکھی۔ اور فرمایا ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم کہ تم میں سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہی معزز ہے جو اپنے اندر تقوےٰ و طہارت رکھتا ہے۔

(۴) حمیۃ جاہلیت

جنگ کا چوتھا سبب حمیۃ جاہلیت ہے۔ دنیا میں بارہا یہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ ایک بادشاہ یا وزیر کی کوئی ہتک کر دیتا ہے۔ تو تمام ملک جنگ کی آگ کی نذر ہو جاتا ہے یہ حمیۃ جاہلیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب طبیعت میں حسد یا غصہ کے جذبات ہوں مگر اسلام اس بارہ میں جو کچھ تعلیم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ لا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ کہ اے مومنو کسی قوم کی دشمنی تم کو اس امر پر نہ اکسائے کہ تم عدل کا معاملہ نہ کرو۔ تم بہرحال انصاف کا معاملہ کرو اور یاد رکھو کہ یہ بات تقوے کے عین مطابق ہے۔ یہ تعلیم دے کر اسلام نے نہ صرف حمیۃ جاہلیت کا قلع قمع کر دیا بلکہ کینہ اور بغض کو بھی دور کر دیا۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کسی قوم کو کسی دوسری قوم سے کوئی تکلیف پہونچتی ہے۔ پھر صلح بھی ہو جاتی ہے۔ اور معاملہ بظاہر رفع دفع بھی ہو جاتا ہے۔ مگر ایک قوم اس کو دل میں رکھ لیتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ دباؤ یا دھوکا سے دوسری حکومت کو نقصان پہونچانے کے درپے ہو جاتی ہے اسلام مذکرۃ الصدر آیت میں اس امر سے بھی روکتا اور بنی نوع انسان کو سچائی کے ساتھ معاملہ کرنے کی تحریک کرتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی سبق ایک دفعہ اپنے الفاظ میں صحابہؓ کو دیتے ہوئے فرمایا انصر اخاک ظالماً او مظلوماً کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ یہ ایک ایسی بات تھی جس کا ایک حصہ تو عام فہم تھا مگر دوسرا حصہ عام فہم نہیں تھا۔ اسی لئے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ حیران ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی تو ہم مدد کر سکتے ہیں مگر ظالم کی کسطرح کریں۔ آپ نے فرمایا۔ ظالم کی مدد یہ ہے۔ کہ اسے ظلم سے روکو۔ گویا اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اگر کوئی ظلم کرنے لگے۔ تو اس کے دوستوں عزیزوں اور تعلق رکھنے والوں کا فرض ہے۔ کہ اسے اس سے روکیں۔ مگر افسوس آج کل دیکھا یہ جاتا ہے۔ کہ ظالم کا ہاتھ روکنے کی بجائے بالعموم اُس کے دوستوں کی طرف سے اس کی تائید ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور اسی لئے حمیت جاہلیت بھی قائم رہتی ہے۔ اور لڑائی جھگڑوں کا دروازہ بھی بند نہیں ہوتا۔

(۵) دوسروں کے لئے اپنے ملک کے دروازے بند کر دینا

جنگ کا پانچواں سبب یہ ہوتا ہے کہ ایک حکومت دوسری حکومت کے لئے اپنے ملک کے دروازے بند کر دیتی ہے۔ یہ پابندی مذہبی اغراض کے لئے گو ایک محدود علاقہ کے لئے جائز ہے۔ مگر عام طور پر اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا اور فرماتا ہے۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا

(۶) دوسروں کو کمزور کر کے ناجائز فوائد حاصل کرنا

جنگ کا چھٹا سبب یہ ہوتا ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کو کمزور کر کے اپنے لئے ناجائز فوائد حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اسلامی تعلیم کے رو سے یہ بھی منع ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا کہ فرعون نے اپنی قوم کے ٹکڑے کر دئے وہ ایک کو اعلےٰ عہدے دیتا اور دوسرے کو گراتا اور چونکہ اس طرح باہمی تنافر پیدا ہو کر لڑائی ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسلام کے نزدیک یہ امر بھی سخت ناجائز ہے۔

(۷) انتقامی روح سے کام لینا

دنیا میں فساد کا ایک باعث یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ جب کسی نہ کسی وجہ سے فساد پیدا ہو جائے تو لوگ اسے قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وجۂ فساد کو بھی دور کیا اور جنگ کی حدود قائم فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا کہ فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم جب لڑنے والا دشمن لڑائی چھوڑ دے تو پھر اس سے لڑنا جائز نہیں۔ کیونکہ اس کا لڑائی چھوڑنا ایک قسم کی ندامت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نادم کی ندامت کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ بخشش سے کام لیتا اور اس پر رحم کرتا ہے۔ اسی طرح فرمایا فلا عدوان الا علی الظالمین سزا انہی کو دی جاتی ہے جو ظلم کر رہے ہوں۔ جو ظلم سے باز آ گئے ہوں۔ انہیں پچھلے قصوروں کی وجہ سے سزا دینا جائز نہیں۔

(۸) معاہدات کی خلاف ورزی

قوموں اور حکومتوں میں باہمی افتراق کا یہ آٹھواں سبب معاہدات اور عہد ناموں کو بلا وجہ توڑ دینا ہے یہ ایک نہایت ہی کمینہ فعل ہے۔ کہ پہلے دو حکومتوں کے درمیان کوئی عہد نامہ ہو۔ اور پھر اسے بلا کسی معقول وجہ کے توڑ دیا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس محرک کو بھی دور کیا اور فرمایا۔ یا ایھا الذین آمنوا اوفوا بالعقود اے ایمان والو۔ معاہدات کی پابندی کیا کرو۔ اوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ کیونکہ اس کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔ لا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا اپنی قسموں اور عہدوں کو مت توڑو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عملی نمونہ بھی اس بارے میں جو دکھایا ہے وہ نہایت بے نظیر ہے۔ آپ نے ہمیشہ معاہدات کی پابندی کی بلکہ بعض دفعہ ایسے حالات میں بھی پابندی کی۔ جب کہ مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچ رہا تھا۔ مثلاً صلح حدیبیہ کے موقع پر جو شرائط طے پائیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ تھی کہ اگر کوئی شخص مکہ سے بھاگ کر اور مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آئے گا۔ تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر کفار کے پاس جائے گا۔ تو اسے وہ واپس نہیں کریں گے یہ معاہدہ ابھی لکھا ہی جا رہا تھا۔ کہ ایک مسلمان ابو بصیر نامی مکہ سے بھاگ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ اس کا جسم زخموں سے چور تھا۔ کیونکہ کفار نے اسے بڑی بڑی تکلیفیں پہنچائی تھیں۔ اس کی اس نازک حالت کو دیکھ کر مسلمانوں میں ایک زبردست جذبہ پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے کہا خواہ کچھ ہو جائے ہم اسے واپس جانے نہیں دیں گے۔ مگر کفار نے اس معاہدہ کی رو سے واپسی کا مطالبہ کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ فیصلہ فرما چکے تھے۔ کہ ہر شخص جو مکہ سے آئے گا۔ اسے واپس کیا جائیگا اس لئے آپ نے مسلمانوں کے جذبات کی کوئی پرواہ نہ کی اور اسے واپس کر دیا غرض تاریخ سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ معاہدات کی پابندی کی اور جب بھی عہد ٹوٹے کفار کی طرف سے ٹوٹے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ بھی فرماتا ہے۔ الذین عاھدت منھم ثم ینقضون عھدھم فی کل مرۃ وھم لا یتقون کہ جن کفار سے تم نے معاہدہ کیا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے عہد کو توڑتے ہیں اور کبھی بھی خوفِ خدا سے کام نہیں لیتے۔ پس معاہدات کی پابندی کی اسلام سختی سے تعلیم دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ معاہدات کی اسقدر پابندی کرو۔ کہ اگر کسی مسلمان قوم کا کسی غیر مسلم قوم کے ساتھ معاہدہ ہو۔ اور پھر اس غیر مسلم قوم کے خلاف کوئی دوسری مسلمان قوم اس مسلمان قوم کو اپنی مدد کے لئے بلائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس غیر مسلم قوم کے ساتھ اپنے عہد کو نہ توڑے بلکہ قائم رکھے اور مسلمان قوم کی مدد نہ کرے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علیٰ قوم بینکم وبینھم میثاق (انفال ع ۱۰) نیز فرماتا ہے۔ کہ اگر جس قوم سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے اس سے تمہیں شرارت کا خطرہ ہو۔ تو باوجود اس کی شرارت کے اس پر اچانک حملہ نہ کرو بلکہ اسے پہلے نوٹس دو کہ ہم معاہدہ ختم کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کی خلاف ورزی تمہاری طرف سے ہو چکی ہے۔ اس اعلان کے بعد بھی اگر وہ باز نہ آئے۔ تو بیشک جنگ کر سکتے ہو یونہی نہیں چنانچہ فرمایا وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَةً فَانْبِذْ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ (انفال ع ۷) اگر اس تعلیم پر عمل کیا جائے تو یقیناً جنگ اور بدامنی کا دروازہ بہت حد تک بند ہو جائے۔

(۹) سود

294

جنگ کا نواں عظیم الشان سبب سود ہے۔ اس کے جہاں اور بہت سے نقصانات ہیں۔ وہاں دو نقصانات تو ایسے ہیں۔ جو ہر شخص کو نظر آ سکتے ہیں۔ اول یہ کہ اس کے ذریعہ دولت محدود ہاتھوں میں جمع ہو رہی ہے۔ دوسرے جنگیں آسان ہو گئی ہیں۔ اگر سود کا دروازہ کھلا نہ ہوتا۔ تو کبھی گزشتہ جنگ عظیم اتنا طول نہ پکڑتی جتنا اس نے طول پکڑا کیونکہ جسقدر روپیہ اس پر خرچ ہوا۔ اگر اس کا بوجھ براہ راست ملک کی آبادی پر پڑتا تو کبھی وہ ممالک اس قدر روپیہ خرچ کرنے کیلئے تیار نہ ہوتے اس عرصہ تک جو جنگ جاری رہی تو محض سود کی وجہ سے ورنہ بہت سی سلطنتیں ایک لمبا عرصہ قبل ہی جنگ چھوڑ بیٹھیں کیونکہ ان کے خزانے ختم ہو جاتے یہ سود ہی تھا۔ جس کی وجہ سے انہیں روپیہ ملتا گیا اور وہ جنگ کرتی گئیں۔ اسی لئے اسلام سود کی بشدت ممانعت کرتا ہے۔ اور سودی لین دین کرنیوالوں کو لعنتی قرار دیتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۰) کسی قوم کی ذاتی کمزوری

جنگ کا دسواں محرک قوم کی اپنی کمزوری ہے جس سے دوسری اقوام کو اس پر حملہ کرنے کی جرأت پیدا ہوجاتی ہے۔ اسلام اس بارہ میں یہ تعلیم دیتا ہے کہ امن کے قیام کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہر ملک جنگ کے لئے تیار رہے۔ تا شریر اور کینہ ور دشمن اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ چنانچہ فرمایا۔ اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ کہ خود تو دوسرے کے ملک سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ لیکن دوسری اقوام جب تک موجود ہیں اس وقت تک چونکہ جنگ کا خطرہ ہے اس لئے دفاع کے لئے پوری طرح تیار رہو تا تمہاری کمزوری دوسرے کو جنگ کی تحریک نہ کرے

(۱۱) غربت

گیارھواں محرک جنگ کا یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کی ضروریات زندگی پوری نہیں ہوتیں اور وہ فساد پر اتر آتے ہیں اگر کھانے پینے پہننے علاج رہائش اور تعلیم کا انتظام ہر شخص کے لئے معقول ہو تو دنیا میں قتل خونریزیاں ڈاکہ زنی اور چوری کی وارداتیں بہت حد تک کم ہو جائیں یہ سب جھگڑے اسی لئے پیدا ہوتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں ہم کھائیں کہاں سے ہم اپنی ضروریات کہاں سے پوری کریں۔ اور چونکہ انہیں اور کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا۔ اس لئے یا تو وہ ڈاکہ ڈالتے ہیں یا چوریاں کرتے ہیں یا قتل کرتے ہیں یا جنگ اور فساد کرتے ہیں اسلام نے بنی نوع انسان کی ان ضرورتوں کو پورا کرنے کی ذمہ داری حکومت پر عائد کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ حکومت امراء سے رأس مال پر اڑھائی فیصدی سالانہ زکوٰۃ وصول کرے اسی طرح دسواں حصہ زمینوں کی آمد کا وصول کرے اور جو رقم ملے وہ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا کے مطابق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ آج کل حکومتیں جو ٹیکس وصول کرتی ہیں وہ پہلے اپنے انتظامی محکموں پر خرچ کرتی ہے مگر اسلام نے فقراء و مساکین کو مقدم رکھا ہے اور منتظمین کو بعد میں رکھا ہے۔ زکوٰۃ کے علاوہ اسلام نے غرباء کے لئے مالِ غنیمت اور مالِ فے (یعنی جو بغیر لڑائی کے قبضہ میں آجاتے) اس میں بھی غرباء کو حصہ دار قرار دیا ہے۔ پھر غرباء کے لئے مسلمانوں کو بار بار صدقہ و خیرات کی تعلیم دی ہے مساکین کو کھانا کھلانا۔ کپڑے دینا۔ ان کے احساسات اور جذبات کا خیال رکھنا اس سے اسلامی تعلیم بھری پڑی ہے۔ اس کے علاوہ اسلام نے بعض احکام کی خلاف ورزی کا کفارہ غرباء کو کھانا کھلانا یا کپڑے دینا مقرر کیا ہے۔ اسی طرح صدقۃ الفطر وغیرہ کی غرض بھی غرباء کی امداد ہی ہے۔ غرض اسلام نے اس طبقہ کی ضروریات کا بہت ہی خیال رکھا ہے اور اس طرح ان برائیوں کا انسداد کیا ہے۔ جو ذاتی ضروریات کے نہ ملنے کی وجہ سے دنیا میں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ خلفاء راشدین کے زمانہ میں محتاجوں اور مسکینوں کی ضروریات پورا کرنے کا ذمہ دار بیت المال ہوا کرتا تھا اور اسی وجہ سے عرب میں جرائم کی رفتار بہت کم ہوگئی تھی۔ اب بھی اگر دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے تو اسلام کی اسی تعلیم پر چل کر کہ وہ غرباء کے کھانے پینے پہننے رہائش علاج اور تعلیم کا ذمہ لے اور انہیں ناواجب ذرائع کے حصول پر مجبور نہ کرے۔

(۱۲) قلت تعلیم اور عدم تربیت

جنگ کا بارھواں محرک بعض لوگوں کی جبلّی شرارت اور فتنہ پردازی کی عادت ہے۔ اور اس کا باعث صحیح تعلیم یا صحیح تربیت کا فقدان ہوتا ہے۔ اسلام نے اس نقص کو رفع کرنے کے لئے ایک طرف تو علم کے حصول کی ترغیب دی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور دوسری طرف ہر قوم کو اپنے افراد کی تربیت کا ذمہ دار قرار دیا۔ اسی لئے بعض جرائم مثلاً قتل کے لئے بعض حالات میں اسلام نے مجرم کی دیت ساری قوم پر ڈالنے کا ارشاد فرمایا ہے تا ہر شخص کو محسوس ہو کہ اس کا کام اپنے قوم کے افراد کی صحیح تربیت کرنا ہے اور اگر ایک کا بھی قصور ہوا تو تمام قوم کی ناک کٹ جائے گی۔

(۱۳) ایک دوسرے کی حق تلفی

جنگ کا تیرھواں محرک ایک دوسرے کی حق تلفی کرنا ہے۔ اسلام نے اس غرض کے لئے حقوق العباد کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ میاں کے بیوی پر کیا حقوق ہیں بیوی کے میاں پر کیا حقوق ہیں بادشاہ کے کیا فرائض ہیں افسر کے کیا فرائض ہیں ماتحت کے کیا فرائض ہیں۔ ان سب باتوں کو اس نے پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے تا کہ کوئی شخص حدود سے تجاوز کر کے بدامنی پیدا کرنے کا موجب نہ بن جائے۔

(۱۴) محدود ہاتھوں میں دولت کا جمع ہو جانا

جنگ کا چودھواں محرک یہ ہے کہ بعض لوگ حد سے زیادہ دولت جمع کر لیتے ہیں اور چونکہ ان کا روپیہ چکر نہیں کھاتا اس وجہ سے دوسرے لوگوں کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ اسلام نے اس کے لئے ایک تو زکوٰۃ کا حکم دیا دوسرے سود کی ممانعت کی۔ تیسرے جائداد کو ورثہ میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ چہارم محنت کے بغیر یعنی اتفاقی طور پر حصول مال کے تمام ذرائع کو ناجائز قرار دیا مثلاً لاٹری اور جوا وغیرہ اسلامی تعلیم کے رو سے ناجائز ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں صفحہ ۲۱۵ تا ۲۲۴ اس پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ احباب مفصل وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۵) بیجا فخر اور غرور

لڑائی جھگڑوں کا پندرھواں محرک بیجا فخر اور غرور ہے۔ اسلام بنی نوع انسان کو اس سے بھی روکتا اور فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخورا

اپنے تمام معاملات کی بنیاد اخلاق پر رکھنی چاہئے

حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی جھگڑے کبھی دور نہیں ہو سکتے۔ جب تک تمام اقوام اپنے معاملات کی بنیاد اخلاق پر نہ رکھیں۔ مگر عام طور پر سمجھا جاتا ہے، کہ اخلاق کی نگہداشت تو افراد کے لئے تو ضروری ہے مگر حکومتوں کے لئے نہیں۔ حالانکہ دونوں کے لئے اخلاق کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر دونوں اپنی اپنی اصلاح کریں تو جھگڑوں کا بہت حد تک سد باب ہو جائے۔ مثلاً

پہلا اخلاقی نقص

ایک اخلاقی نقص یہ ہے کہ حکومتیں اور رعایا آپس کے تعلقات درست نہیں رکھتیں۔ اگر اسلامی تعلیم کو ملحوظ رکھا جائے تو ہر ملک کی رعایا کا فرض ہے کہ یا تو حکومت سے تعاون کرے۔ یا اس ملک کو چھوڑ کر چلی جائے تا دوسرے کا امن بھی برباد نہ ہو مگر عام طور پر رعایا حکومت کے خلاف اس کے ملک میں رہتے ہوئے بغاوت کرتی ہے اور اس طرح فساد پھیلتا رہتا اور ملکی امن برباد ہوتا رہتا ہے۔

دوسرا اخلاقی نقص

اسی طرح ایک اخلاقی نقص یہ ہے کہ قومیں بعض دفعہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہماری حکومت ظلم سے کام لے رہی ہے اپنی حکومت کا ساتھ دینے لگ جاتی ہیں۔ اگر یہ اخلاقی جرأت پیدا ہو جائے کہ خواہ اپنی حکومت ہی ظلم کرنے لگے تو اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا جائے۔ تو جنگوں میں بہت کچھ کمی آجائے۔

تیسرا اخلاقی نقص

اسی طرح ایک اخلاقی نقص قومی برتری کا خیال ہے۔ سمجھا جاتا ہے۔ کہ دوسری قومیں ہمارے مقابلہ میں ذلیل ہیں اور اس طرح نفرت اور حقارت کی خلیج روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر ان تمام محرکات کو بند کر دیا جائے۔ اور اخلاقی جرأت اپنے اندر پیدا کی جائے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام تعلیمات کو اپنے سامنے رکھا جائے۔ تو یقیناً وہ امن جس کی دنیا متلاشی ہے وہ اطمینان جس کو ڈھونڈنے کے لئے وہ بیتاب ہے۔ وہ سکون جس کی تلاش میں وہ سرگرداں ہے۔ اور وہ راحت و آرام جس کی طلب میں وہ حیران و پریشان ہے آن واحد میں حاصل ہو جائے۔ اور بدامنی کا جہنم اسلامی تعلیم کے چھینٹوں سے ہمیشہ کے لئے سرد ہو جائے۔ اور تھوڑے ہی دنوں کے بعد یہ نار گلزار کی شکل اختیار کرے۔

اسلام میں جنگ ناجائز نہیں

اس موقعہ پر اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کے ماتحت امن گو ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ مگر بعض دفعہ ایسے حالات بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب جنگ کے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ اسی لئے اسلام نے گو امن کے قیام کی بارہا تاکید فرمائی ہے مگر جنگ کو ناجائز بھی قرار نہیں دیا۔ بلکہ فرماتا ہے قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ۔ جو لوگ بہر حال شرافت سے فائدہ نہ اٹھائیں ان سے جنگ کرو۔ اسی طرح جب کوئی قوم معاہدات کو توڑ دے۔ تو اس وقت بھی جنگ اسلامی تعلیم کے ماتحت جائز ہے جیسے فرمایا۔ وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر اسی طرح مذہب میں دست اندازی کرنیکی صورت میں جبکہ حکومت کسی قوم کو ہجرت کی بھی اجازت نہ دے۔ اسلام لڑائی کی اجازت دیتا ہے اور اس کے لئے اس نے جو قوانین مقرر فرمائے ہیں ان کا ایک مجمل خاکہ یہ ہے۔ کہ (۱) جنگ میں کبھی ابتداء نہ کرو۔ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ (۲) جنگ میں کبھی اعتداء یعنی زیادتی نہ کرو عاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ (۳) بوڑھوں عورتوں۔ بچوں اور درویشوں کو قتل نہ کرو باغات نہ کاٹے جائیں۔ مکانات نہ جلائے جائیں۔ مساجد۔ مندر اور معبد نہ گرائے جائیں (۴) شبخون نہ مارا جائے (۵) جنگ میں مکر فریب اور دھوکہ سے کام نہ لیا جائے۔ (۶) مثلہ نہ کیا جائے۔ یعنی دشمن کو مار کر اسے ٹکڑے ٹکڑے نہ کیا جائے۔ (۷) قیدیوں سے نیک سلوک کیا جائے (۸) جنگ کی غرض انتقام نہ ہو۔ بلکہ محض مذہبی آزادی قائم کرنا ہو۔ (۹) خطرناک دشمن کو بھی پناہ مانگنے پر پناہ دی جائے (۱۰) اگر صلح کے لئے کہا جائے تو فوراً صلح کر لو۔ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا وَتَوَکَّلْ عَلَی اللہِ

اسلامی لیگ آف نیشنز

آخر میں اس مضمون کی تکمیل کے لئے یہ ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام جھگڑوں کو مٹانے۔ اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایک لیگ آف نیشنز کے قیام کی بھی تحریک فرماتا ہے جس کا ذکر وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا میں ہے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ اول جب دو قوموں میں لڑائی کے آثار ظاہر ہوں تو معاً دوسری قومیں بجائے ایک دوسرے کی طرفداری کرنے کے دونوں کو نوٹس دے دیں۔ کہ وہ قوموں کی پنچائت سے اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرائیں۔ اگر وہ منظور کر لیں۔ تو جھگڑا خود بخود مٹ جائیگا اور اگر منظور نہ کریں تو دوسرا قدم یہ اٹھایا جائے۔ کہ باقی سب اقوام مل کر اس کے ساتھ لڑیں۔ جس نے حکم ماننے سے انکار کیا ہو۔ اور چونکہ ایک قوم سب اقوام کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ اس لئے جب وہ صلح پر تیار ہو جائے۔ تو تیسرا قدم یہ اٹھایا جائے کہ دونوں میں صلح کرا دی جائے۔ اور اپنے آپ کو محض ثالث کی حیثیت میں رکھا جائے۔ اور یہ صلح انصاف پر مبنی ہو۔ کوئی کینہ یا دشمنی اس کی تہ میں کام نہ کر رہی ہو۔

اسلام کی راحت بخش تعلیم

یہ وہ تعلیم ہے جو قیام امن کے سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش فرمائی۔ اگر اس تعلیم کو دنیا اپنا لائحہ عمل بنا لے۔ تو یقیناً وہ اپنی آنکھ سے دیکھ لے کہ خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رحمۃ للعالمین قرار دیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ اور یقیناً آپ ہی وہ بابرکت وجود ہیں۔ جن کی اتباع میں آج مشرق و مغرب اور اسود و احمر کی نجات ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ضرورت رشتہ

ایک معزز اور مخلص احمدی خاندان کی خاتون کے لئے تعلیم یافتہ برسر روزگار اچھے گھرانے کا رشتہ مطلوب ہے خاکسار کے ساتھ خط و کتابت کی جائے

عبدالرحیم درد ایم اے قادیان

حفضم کا اثر

ایک ستر سالہ بڑھیا جو بچپن سے بواسیر سے بیمار تھی حفضم کے استعمال سے صحت یاب ہو گئی

قیمت ۱۲ روپے

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی ایم بی قادیان

بعدالت خان بہادر شیخ عنایت اللہ صاحب آنریری سب جج بہادر درجہ چہارم سیالکوٹ چھاؤنی ۱۹۱ء ۱۹۳۸ء

بجتر ولد مہترا قوم جٹ سکنہ سرہالی۔ تحصیل و ضلع سیالکوٹ مدعی

بنام عبدالغنی ولد علی محمد قوم شیخ سکنہ سرہالی۔ تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔ حال صدر بازار نوشہرہ چھاؤنی۔ ضلع پشاور صوبہ سرحد مدعا علیہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

295

بنام عبدالغنی مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ عبدالغنی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور مدعا علیہ مذکور تعمیل کرنے سے انکاری ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار بنام عبدالغنی مدعا علیہ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱۵ ۱۲ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر اپنا عذر وغیرہ پیش کرے۔ اگر حاضر عدالت نہ ہوا تو اسکی غیر حاضری میں اس کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی

آج بتاریخ ۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کو بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

مہر عدالت دستخط حاکم

محافظ اٹھرا گولیاں

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ شدہ

مینیجر عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیں یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم حافظ نورالدین اعظم شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ اندھیرے گھر میں چراغ پائیں گے۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے جبکہ حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبدالرحمٰن کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ یکمشت خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدنے والے کو ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک ملیں گی۔

مینیجر عبدالقدیر کاغانی قادیان

تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی جماعتوں کے شاندار اور قابل تعریف اضافے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کسولی ۱۵۶/۴ میں نے تحریک جدید کے دوسرے دور یعنی ساتوں سالوں کے چندہ کا وعدہ پچھلے سال ہی حضور کی خدمت میں اس تفصیل سے پیش کیا تھا۔ کہ میں ہر سال بفضل خدا پہلے سال سے سوایا کر کے دیا کروں گا۔ چنانچہ سال چہارم کے ۔/۱۲۵ پر ۔/۳۱-۴ سوایا اضافہ کر کے ۱۵۶/۴ کا وعدہ پیش کرتا ہوں۔

چوہدری محمد شریف صاحب چغتائی دہلی ۔/۶۵ سال چہارم کا وعدہ کرتے وقت خیال تھا۔ کہ آئندہ حسب اعلان حضور دس فی صدی کم کر دوں گا۔ مگر طبیعت میں اس کے متعلق انشراح نہ ہوا۔ حضور کا زندگی بخش خطبہ پڑھ کر فیصلہ کر لیا۔ کہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے ترقی دی ہے۔ اس کے مطابق وعدہ میں زیادتی کروں گا اس لئے پندرہ روپیہ اضافہ کے ساتھ جو تیئس فی صدی کی نسبت سے ہے حضور وعدہ قبول فرمالیں۔

جماعت راولپنڈی ۔/۵۲۴ اس جماعت کے امیر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے سکرٹری مال تحریک جدید چوہدری فتح محمد صاحب بٹالوی تحریک جدید کو کامیاب کرنے میں اپنے آپ کو وقف کئے ہوئے ہیں۔ سال پنجم کا وعدہ پچیس فی صدی بہ حیثیت جماعت اضافہ کے ساتھ بھیجتے ہیں۔ اور لکھا کہ ابھی بعض احباب بوجہ رخصت فوجی کام کے اپنی ڈیوٹیوں پر گئے ہوئے ہیں ان کی فہرست پھر پیش ہوگی۔

جماعت محمد آباد سندھ ۔/۲۷۳ منشی رحمت علی صاحب سکرٹری مال تحریک جدید ان کارکنوں میں سے ہیں۔ جو تحریک جدید کا اچھا کام کرنے والے ہیں انہوں نے حضور کا خطبہ پڑھے بغیر اخبار الفضل کے ایک نوٹ پر اپنی جماعت کے بیس احباب کی جو فہرست مرتب کر کے حضور کے پیش کی ہے وہ جماعت کے اخلاص کو نمایاں کر رہی ہے۔ کیونکہ انہیں جس قدر نام دیئے گئے ہیں۔ اس میں ہر ایک دوست نے اپنے سال چہارم کے وعدے پر اضافہ کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اللہ رکھی صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ ۔/۶ - ۸ ار نومبر کا خطبہ پڑھ کر اس وقت اپنے دل میں عہد کر لیا تھا کہ سال چہارم میں ۔/۵ دیئے۔ اب سال پنجم میں ۔/۶ دوں گی۔ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کی فہرست کا انتظار ہے۔

جماعت چک نمبر ۹۳ ج ب لائل پور ۔/۵۴ یہ وعدہ بہ حیثیت جماعت سال چہارم سے ڈیوڑھا ہے

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مگاڈی افریقہ ۔/۵۰ شلنگ۔ سال چہارم سے سوایا وعدہ ہے

جماعت میٹھانہ ہوشیارپور ۔/۱۶ گذشتہ سال سے بہ حیثیت جماعت ڈیوڑھا ہے۔

راجہ محمد اسلم صاحب محلہ دارالرحمت ۔/۳۰ سال چہارم پر بیس فی صدی اضافہ

ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب جالندھر ۔/۲۳۰ سال چہارم کے وعدہ پر ۵ فی صدی اضافہ

مولوی علی احمد صاحب ایم اے بھاگلپوری ۔/۵۴ سال چہارم پر ۱۲ فی صدی اضافہ

والدہ سردار امیر محمد خان صاحب کوٹ قیصرانی ۔/۵۰ - اللہ تعالیٰ مجھے زندگی اور توفیق دے کہ دس سال متواتر خدمت دین کرتی رہوں۔

بابو عبدالحمید صاحب نئی دہلی ۱۰۵/ خاکسار نے سال اول ۔/۳۰ سال دوم ۔/۵۴ سال سوم ۔/۶۰ اور سال چہارم میں ۔/۱۰۰ پیش کیا۔ بعد ازاں میرا یہ خیال اور یقین رہا۔ کہ ہماری قربانیوں سے یہ بعید ہے کہ ہم لوگ دس فی صدی کمی کریں۔ کیونکہ جو قدم آگے اٹھ چکا ہے۔ اسے پیچھے ہٹانا مومن کی شان کے خلاف ہے۔ پس میں نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ آئندہ ایک ماہ کی پوری تنخواہ معہ ترقی ادا کرتا رہوں گا۔ چنانچہ سال پنجم کے لئے ۔/۱۰۵ کا وعدہ پیش حضور ہے آئندہ سال بھی جو ترقی ملتی رہے گی۔ اتنا ہی خاکسار چندہ تحریک جدید میں ادا کرتا رہے گا۔

میاں محمد اشرف صاحب مینجر بک ڈپو معہ اہلیہ ۔/۶۰ آپ کا وعدہ سال چہارم میں معہ اہلیہ ۔/۱۵ تھا۔ سال پنجم کے لئے ۔/۶۰ جو سال چہارم سے چار گنا ہے۔

چوہدری علی اکبر صاحب پنڈی گھیب پیشتر ازیں تحریک جدید سال پنجم کا وعدہ ۔/۶۵ کر چکا ہوں جو سال چہارم سے زیادہ ہے مگر بعض دوستوں کی قربانیوں کو دیکھ کر دل میں بہت ندامت ہوئی اور تحریک ہوئی کہ وعدہ کو بڑھایا جائے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بجائے ۔/۶۵ کے ۔/۸۵ کا وعدہ جو انیس فی صدی اضافہ کے ساتھ ہے پیش کرتا ہوں۔

میاں عزیز احمد صاحب طالبعلم بورڈنگ تحریک جدید ۵/

میاں محمد یوسف صاحب طالبعلم درزی خانہ ۵/ یہ یتیم لڑکا دارالشیوخ میں رہتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے ۔/۵ کی رقم بھیجدی۔ سوچا کہ یہ رقم تو کہیں نہ کہیں خرچ ہی ہو جائیگی کیوں نہ تحریک جدید میں دیکر ثواب حاصل کر دوں بچوں کا یہ ایثار اور ان میں اشاعت اسلام و اشاعت احمدیت کی روح حضور ایدہ اللہ کے "مسیحی نفس" ہونے کا بیّن ثبوت ہے

وقیع الزمان صاحب طالبعلم مدرسہ احمدیہ ۔/۴۰ سال چہارم میں میں نے ۔/۴۰ کا وعدہ پیش کیا (طالبعلم اس مثال سے فائدہ اٹھائیں) اللہ تعالیٰ کو میرا امتحان منظور تھا۔ وعدے کے معاً بعد میرے اخراجات طالبعلمی کم کئے گئے۔ مگر میں نے وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ دل نے یہی فیصلہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو ادا کرنا ہے۔ اس لئے خاکسار نے اپنے نہایت ضروری اخراجات میں کمی شروع کی حتیٰ کہ ۳۰ نومبر تک ۔/۲۳ ادا کئے باقی اب ۔/۷ رہ گئے ہیں جن کے لئے معافی کی نہیں بلکہ ایک ماہ توسیع میعاد کی درخواست پیش حضور ہے یقیناً مجھ سے کوئی کوتاہی ہوئی۔ اور میرے عزم وارادہ میں کوئی نقص ہوا پس حضور میری درخواست منظور فرمائیں۔ ساتھ ہی میں

حیران ہوں کہ آئندہ سال کے لئے کیا وعدہ کروں۔ بظاہر کوئی سامان نہیں۔ مگر یہی پیش نظر ہے کہ مومن کا قدم پیچھے نہیں۔ بلکہ آگے بڑھتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کرتے ہوئے ۔/۳۰ کا وعدہ پیش کرتا ہوں وفنانشل سکرٹری

نقیری بوٹیوں کی کچھ عجب تاثیر ہوتی ہے
مرض کیسا ہو جنگی خاک کی اکسیر ہوتی ہے

لاہور میں ایک سنیاسی کا پُرجوش اعلان

قوت کے لئے صرف ایک خوراک

رسائن۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسائن۔ سونا۔ چاندی یا قیمتی اجزا کے بنانے کو کہتے ہیں نہیں ہرگز نہیں۔ اصل بات یوں ہے۔ چونکہ تندرستی یعنی صحت پر کاروبار کا دارومدار ہے اور کاروبار سے ہی سونا۔ چاندی حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا جس چیز سے صحت حاصل ہو۔ وہی رسائن کہی جاتی ہے۔ کیونکہ ایک کمزور پتی رکھنی تین کوڑی کے تندرست مرد کو خوش نصیب سمجھتا ہے خیر اندیش سنیاسی بھنڈار سنیاسی رسائن رجسٹرڈ۔ کون کہتا ہے کہ کمزوری کا علاج نہیں میرا یہ دعویٰ ہے کہ مردانہ کمزوری خواہ کسی قسم کی کیوں نہ ہو۔ سینکڑوں علاج کروا کر مایوس ہو چکا ہو۔ تو اللہ کے فضل سے اس فقیر کی رسائن رجسٹرڈ کی صرف ایک خوراک اسے طاقت سے ہمکنار کردیگی تمام کمزوری جاتی رہیگی۔ بشرطیکہ پیدائشی بیماری نہ ہو۔ یہ وہی جوہر ہے۔ جو کمزوروں کو دوبارہ زندگی بخشتا ہے لاکھوں اجڑے ہوئے گھر آباد ہو چکے ہیں۔ ایک ہفتہ متواتر استعمال کر لینا عمر بھر کے لئے کافی ہے۔ قیمت مکمل بکس پندرہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ سرٹیفکیٹ دیکر آپکی تسلی کرنا ناممکن ہے کیونکہ دودھ کا جلا ہوا چھاچھ کو پھونک پھونک کر پیتا ہے مگر میں آپکو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ اشتہار خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر دیا گیا ہے آپ ایک دفعہ ضرور تجربہ کریں۔ دوائی کو غلط ثابت کرنے پر آپ کی حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس ہوگی جھوٹے اشتہار بازوں کے دھوکہ سے بچیں۔ پتہ:۔ سنیاسی ڈیرہ رجسٹرڈ حلقہ نمبر ۱۰ کوچہ چرنگراں لاہور

قادیان کے مختلف محلوں میں باموقعہ سکنی قطعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اور حسب دستور سابق اس موقعہ پر قادیان کی نئی آبادی کے نقشہ جات میں توسیع کی جارہی ہے جس کے نتیجہ میں انشاءاللہ محلہ جات دارالرحمت اور دارالعلوم اور دارالشکر غربی اور دارالبرکات وغیرہ میں نئے قطعات نکل آئے ہیں۔ اس لئے جو احباب قادیان میں سکنی زمین حاصل کرنے۔ اور مرکز سلسلہ سے قریب تر رشتہ پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں۔ یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لاکر زبانی فیصلہ فرمائیں۔ انشاءاللہ موقعہ کے انتخاب اور ریٹ وغیرہ کے لحاظ سے دونوں کو فائدہ رہیگا اس کے علاوہ ریلوے سٹیشن قادیان کے متصل دوکانوں کے لئے بھی بہت باموقعہ قطعات موجود ہیں۔ جو گو اسوقت بازار کی صورت نہیں رکھتے۔ مگر آگے چل کر بارونق بازار کی صورت اختیار کرنے والے ہیں۔ یہ قطعات پچاس فٹ کی فراخ سڑک پر واقع ہیں۔ اور ہر قطعہ میں جو دس دس مرلہ کا ہے۔ تین بڑی بڑی دوکانیں بن سکتی ہیں۔ جن کے پیچھے رہائشی مکان کی گنجائش باقی رہتی ہے۔ قیمت ہر جگہ کی الگ الگ مقرر ہے۔ جس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی۔

خاکسار **مرزا بشیر احمد قادیان**

ہر طرف موتی سرمہ کا ڈنکا بج رہا ہے

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کا اعتراف

جناب سید بنیاد حسین صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر مظفر گڑھ (پنجاب) تحریر فرماتے ہیں کہ "میں آپکا موتی سرمہ میں نے استعمال کیا میری آنکھوں سے پانی جاتا تھا۔ اور خارش بھی۔ ان عوارض کیلئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ براہ کرم اب اور دو تولہ سرمہ بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں"

دنیا مان چکی ہے کہ ہمارا موتی سرمہ ضعف بصر۔ گکرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا (شب کوری) سرخی۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ وغیرہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

خبردار

قادیان میں بہترین سرمہ موتی سرمہ ہی ہے۔ اور آپکو اپنی پیاری آنکھوں کیلئے ہمیشہ ہی مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ مغالطہ میں آکر سرمہ کی جگہ شیع خرید لیں اور بعد میں کف افسوس ملیں۔ کیونکہ آنکھوں کا معاملہ بہت ہی نازک ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان** پنجاب

تریاق جریان

سرعت انزال۔ دھات۔ رقت قبض وغیرہ کو دور کرنیکی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوشرو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اسقدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے اگر آپ ہزار ہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے اس پر خوبی یہ ہے کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے

نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ضرورت رشتہ

ایک معزز خاندان کے گریجوایٹ جو ۳۲ سالہ وجیہہ نوجوان ہیں۔ جنہوں نے دس سال قادیان میں تعلیم پائی ہے۔ اور اب گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک دفتر میں -/۱۰۷ روپے ماہوار پر مستقل ملازم ہیں۔ اور کچھ جائیداد کے بھی وارث ہیں۔ دوسری شادی کے خواہشمند ہیں۔ موزوں اور کنوارا رشتہ ہو۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے

ع۔ معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہ آباد ۷ دسمبر مولانا ابوالکلام آزاد اور نواب محمد اسمٰعیل صدر یوپی پراونشل مسلم لیگ کے درمیان آج ملاقات ہوئی۔ صدر کانگرس مسٹر بوس اور پنڈت جواہر لال نہرو بھی شامل ہوئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ان مذاکرات سے کوئی خاطرخواہ نتیجہ نکلا تو گفتگو سے مصالحت پھر شروع ہو جائے گی۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ نواب محمد اسمٰعیل کو مولانا آزاد نے خود بذریعہ تار بلایا ہے۔ تاکہ ایسے وقت میں جب کہ صدر کانگرس اور پنڈت جواہر لال نہرو بھی الہ آباد میں ہیں، ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں پھر گفتگو سے مصالحت شروع کرنے کے امکانات پر مبادلہ افکار کیا جائے۔

برن (سوئٹزرلینڈ) ۷ دسمبر اہل برن کو ایک مشہور جرمن قانون دان کا لکھا ہوا پُر اسرار خط ملا ہے۔ اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ حکومت جرمنی برن کے شہر کینٹن پر مستقبل قریب میں قبضہ کریگی۔ اس شہر کی آبادی زیادہ تر جرمنوں پر مشتمل ہے۔

لنڈن ۷ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ اگر عنقریب دنیا کی صورت حالات میں تبدیلی نہ ہوئی۔ تو امریکہ ۴۶ کروڑ پونڈ خرچ کر کے ایک نیا بحری بیڑہ تیار کریگا جو مستقل طور پر بحرالکاہل میں رہے گا اس کے متعلق امریکہ کی سینیٹ کانگرس نے تجاویز مکمل کرلی ہیں۔ جن کے مطابق اس بیڑے میں ۳۵ ہزار سے ۴۰ ہزار وزن کے ۱۲ جنگی جہاز متعدد ہوائی جہاز۔ ہلکے اور بھاری وزن کی آبدوز کشتیاں شامل ہوں گی۔ اگر یہ بیڑہ تیار ہوگیا تو امریکہ دنیا کی سب سے بڑی بحری طاقت بن جائے گی۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۳۹ء کے لئے برطانیہ کے بحری بیڑے کے لئے اخراجات بھی توقع سے بہت زیادہ ہونگے۔

بارسیلونا ۷ دسمبر برطانیہ کے ایک جہاز پر کچھ عرصہ ہوا ہسپانوی بندرگاہوں میں دو دفعہ بمباری کی گئی تھی۔ حال ہی میں اس پر مزید بمباری کی گئی۔ جس کی وجہ سے جہاز میں سوراخ ہوگیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ڈوب گیا۔

نئی دہلی ۷ دسمبر آج مرکزی اسمبلی میں آنریبل چودہری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کامرس ممبر نے ایک بل پیش فرمایا جس کا مقصد یہ ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء تک ہندوستان میں باہر سے آنے والی گندم اور آٹے پر ڈیڑھ روپیہ فی ہنڈرڈ ویٹ کے حساب سے محصول درآمد عاید کیا جائے۔

نئی دہلی ۷ دسمبر آج مرکزی اسمبلی میں بعض سوالات کے جواب میں سرکاری نمائندہ نے بتایا کہ حکومت ہند حکومت سرحد کی یہ تجویز نہیں مان سکتی کہ قبائلی علاقوں میں امن قائم رکھنے کا انتظام حکومت سرحد کے سپرد کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ علاقے براہ راست حکومت ہند کے ماتحت ہیں۔ پھر کہا گذشتہ ستمبر تک وزیرستان کی شورش پر ۲ کروڑ ۳۳ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہوا کہ اب اکثر قبائلی گروہوں نے اپنی مخالفانہ سرگرمیاں ترک کر دی ہیں نیز بیان کیا کہ نومبر ۱۹۳۶ء سے گذشتہ اکتوبر تک وزیرستان میں ۲۹۱ سرکاری آدمی ہلاک اور ۸۹۱ زخمی ہوئے۔

کراچی ۷ دسمبر آج شام چھ بجے سر آغاخان طیارہ کے ذریعہ یہاں پہنچے ان کے استقبال کے لئے بے شمار معتقدین مختلف مقامات سے آئے ہوئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کل صبح آپ گوالیار جائیں گے۔

لاہور ۷ دسمبر روزنامہ "زمیندار" لاہور کے ایڈیٹر قاضی احسان الٰہی صاحب آج حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث فوت ہوگئے۔

لکھنؤ ۷ دسمبر یوپی گورنمنٹ عنقریب اسمبلی میں لوکل سیلف گورنمنٹ بل پیش کرے گی۔ جس کا مقصد صوبہ میں پنچائتیں۔ میونسپل کمیٹیاں اور ڈسٹرکٹ بورڈ قائم کرنا ہوگا۔ جنہیں مکمل خود اختیاری ہوگی۔

لاہور ۶ دسمبر بل انتقال اراضیات پنجاب کی (ترمیم چہارم) جو پنجاب اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں پیش ہوا تھا۔ گورنر پنجاب نے اس کی منظوری دیدی ہے اس بل کے ذریعہ کلکٹر کو دیوانی عدالت کے اختیار تفویض کئے گئے ہیں۔ اور کلکٹر کے فیصلہ کے خلاف کمشنر کے پاس تیس دن کے اندر اندر اپیل کی جا سکتی ہے۔

ٹوکیو ۶ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان کا ارادہ ہے کہ منچوکو میں ۱۰ لاکھ جاپانی نوجوانوں کو آباد کیا جائے۔

پیرس ۶ دسمبر آج فرانس اور جرمنی میں نئے معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس کی رو سے دونو ممالک پر فرض ہے کہ اہم خارجی و داخلی امور سے ایک دوسرے کو مطلع کرتے رہیں۔ اور متنازعہ امور باہم مشورہ سے طے کریں۔ باہم کوئی ملکی جھگڑا نہیں کریں گے اور ایسے مسائل سے احتراز کریں گے۔ جو جھگڑے کا موجب ہوں۔ جرمن اخبارات لکھ رہے ہیں کہ اس معاہدہ سے جرمنی اور اطالیہ کے تعلقات میں ذرہ بھر فرق نہیں آئے گا معاہدہ پر دستخط کرنے کے وقت کابینہ فرانس کے دو وزیر مجلس میں شامل نہیں ہوئے۔ کیونکہ وہ دونو یہودی ہیں۔

وی آنا ۶ دسمبر ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۸ دسمبر کو تین ہزار یہودی آسٹریا سے چلے جائیں گے۔ جن میں سے دو ہزار یہودی ہالینڈ اور ایک ہزار انگلستان میں پناہ لیں گے۔

بمبئی ۶ دسمبر سردار پٹیل کی لڑکی کو ریاست راجکوٹ کی حدود میں داخلہ کی ممانعت تھی۔ مگر اس نے اس حکم کی خلاف ورزی کی۔ اور حدود ریاست میں قدم رکھتے ہی گرفتار کر لی گئی۔

شیلانگ ۶ دسمبر آسام کی کانگرسی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی پانچ تحریکوں کے نوٹس دیئے گئے ہیں اور ان سب کو جائز قرار دیتے ہوئے سپیکر نے ان پر بحث کے لئے ۸ دسمبر کی تاریخ مقرر کردی ہے۔

بیت المقدس ۶ دسمبر فلسطین کے ربّی اعظم کی درخواست پر حکومت نے ۳۰۰ جرمنی سے نکالے ہوئے یہودی ربیوں کو فلسطین میں داخلہ کی اجازت دیدی ہے۔

گلبرگہ ۶ دسمبر مہاراشٹر کے مشہور ہندو لیڈر مسٹر سینا پتی کو سول نافرمانی کے جرم میں جو وہ نظام گورنمنٹ کے خلاف کر رہے تھے۔ دو سال قید بامشقت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

دہلی ۶ دسمبر شیو مندر کے سلسلہ میں ہندوؤں کی طرف سے جو ستیہ گرہ جاری ہے اس میں قریباً ۹۰۰ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ گرفتار شدگان میں قریباً نصف پنجابی ہیں۔

الہ آباد ۶ دسمبر مولانا شوکت علی کی وفات سے مرکزی اسمبلی میں جو نشست خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے سر شفاعت احمد اور سر سید رضا علی کے بطور امیدوار کھڑا ہونے کی امید ہے۔

دہلی ۶ دسمبر ایک مسلم ممبر نے مرکزی اسمبلی میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ مسلم لڑکیوں کو اجازت دی جائے۔ کہ وہ خاص حالات میں اپنے باپ کی جاگیروں وغیرہ کی وارث ہوسکیں

لاہور ۶ دسمبر پیر فیض الحسن صدر پراونشل مجلس احرار نے ایک سرکلر کے ذریعہ ماتحت مجالس سے دو روپیہ فیس الحاق اور ایک روپیہ ہوائی چندہ مانگا ہے جو جنوری ۱۹۳۹ء کے پہلے ہفتہ تک وصول ہو جانا ضروری ہے نیز والنٹیروں کی بھرتی پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کے پاس دستی کلہاڑیوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی